بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ تبوک اور بعض سرایہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5/ دسمبر 2025ء (۵/فتح ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبے میں حضرت کعب بن مالکؓ اور بعض دوسرے صحابہؓ کے غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے اور اس پر آنحضرت ﷺ کی ناراضگی کا ذکر ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس حوالے سے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احادیث میں آتا ہے کہ تین مومن بھی غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہوئے تھے جب رسول کریم ﷺ نے ان سے قطع تعلق کا حکم فرمایا تو اہل مدینہ میں سے بھی کسی کو جرات نہ تھی کہ ان سے بات چیت کرے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ یہاں قادیان میں تو میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں سے بطور سزا بات چیت منع ہے وہ احمدیوں کے مکانوں پر بھی چلے جاتے ہیں محلے والے معلوم نہیں سوئے رہتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا جبکہ مدینہ میں کوئی منافق بھی ان سے بات چیت نہ کر سکتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا 1936ء میں جبکہ اس زمانے میں بعض فتنے اٹھے تھے، جس کی وجہ سے آپؓ کو یہ کہنا پڑا تھا۔

حضرت مصلح موعود ایک جگہ اور فرماتے ہیں کعب بن مالک کا واقعہ کیسا سبق آموز ہے۔ وہ تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہے مکہ کی فتح میں بھی ساتھ تھے مگر غزوہ تبوک میں سستی سے پیچھے رہ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایسی سخت سزا دی ۔ مگر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آجکل کے لوگ ہیں کہ اگر کچھ باز پرس کی جائے جواب طلبی کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہماری خدمات کا لحاظ نہیں رکھا ہماری قدر نہیں کی گئی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ انتظام الگ چیز ہے اور

کام کرنا الگ چیز۔ اور انتظام قائم رکھنے کے لئے جو غلطی کرتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے خواہ وہ کوئی ہو۔ پس خدا کے حکم کے ماتحت دین کے لئے ایسی کوششیں کرو کہ شیطان کو بھگا دو مگر اس لئے ہرگز نہ کرو کہ تمہاری تعریف کی جائے اور کام کرکے یہ مت خیال کرو کہ ہماری غلطیوں پر ہم سے باز پرس نہ کی جائے گی۔ پھر خدا پر احسان مت جتاؤ، من و اذی سے کام نہ لو۔ تمام ذرائع سے اسلام کی خدمت کرو۔ احسان نہ کرو بلکہ خدمت کرو یہی جذبہ ہونا چاہئے اللہ کو راضی کرنے کا۔

حضور انور نے فرمایا غزوۂ تبوک کا سفر ایسا پُر حکمت اور بابرکت ثابت ہوا کہ سارے عرب میں مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں سارے عرب پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تبوک سے واپسی کے بعد طائف کے لوگوں نے بھی اطاعت قبول کرلی اور اس کے بعد عرب کے متفرق قبائل نے بھی باری باری آکر اسلامی حکومت میں داخلے کی اجازت چاہی اور سارے عرب پر اسلامی جھنڈا لہرانے لگا۔

واپسی کے بعد ایک سریہ بھی ہوا تھا جسے سریہ خالد بن ولید کہا جاتا ہے۔ جسے نجران کے ایک حصے بنو حارث کی جانب روانہ کیا گیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ سریہ ربیع الاوّل ۱۰ر ہجری میں پیش آیا۔ اس سریے پر روانگی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو یہ ہدایت کی تھی کہ اُس قبیلے پر حملے سے قبل تین دفعہ انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ قبول نہ کریں تو تب ان سے لڑائی کرنا۔ حضرت خالدؓ نے اس ہدایت پر عمل کیا اور وہ تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔ حضرت خالدؓ نے ایک خط رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں لکھا کہ آپؐ کی ہدایت پر ہم نے انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اب مَیں ان میں مقیم ہوں اور انہیں دین کے احکام اور اوامر و نواہی بتا رہا ہوں۔ اگلا جو حکم آپؐ کی جانب سے موصول ہو گا اس کے مطابق عمل کروں گا۔ آنحضور ﷺ نے اس خط کے جواب میں فرمایا کہ تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ بنو حارث نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ پس تم انہیں ثوابِ الٰہی کی خوش خبری سناؤ اور عذابِ الٰہی سے ڈراؤ اور ان میں سے چند آدمی لے کر تم ہمارے پاس آجاؤ۔ حضرت خالدؓ ان میں سے بعض افراد کو لے کر آنحضور ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ نے قیس بن حسین کو بنو حارث کا امیر مقرر فرمایا اور شوّال یا ذی قعدہ کے آخر میں انہیں واپس رخصت فرمایا۔ ان کی واپسی کے چار ماہ بعد حضور ﷺ کا وصال ہو گیا۔
آنحضرت ﷺ کا آخری غزوہ، غزوہ تبوک تھا اور آخری سریہ جسے آپؐ نے روانہ فرمایا وہ لشکرِ اسامہ تھا۔ اسامہ کے لشکر سے پہلے ایک لشکر گیا تھا۔ اس تعلق سے بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر دی اور آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے اسلامی جھنڈے کو تھاما اور اللہ نے اُس کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح دی۔
حجۃ الوداع سے واپسی پر آپؐ جب مدینے واپس پہنچے تو اس وقت مسلمانوں کو جنوب کی جانب سے کسی قسم کا خطرہ باقی نہیں رہا تھا مگر شمال سے اہلِ روم کی طرف سے اب بھی خطرہ باقی تھا، کیونکہ اُن نصرانیوں کو ابھی تک اپنی قوّت پر بڑا ناز تھا۔ اس لیے کسی وقت بھی ان کی جانب سے حملہ ہو سکتا تھا۔ اسی طرح ابھی جنگِ موتہ کے شہداء کا قصاص بھی باقی تھا۔ کیونکہ اس جنگ میں حضرت خالدؓ کی مہارت کی وجہ سے مسلمانوں کا لشکر واپس مدینے آنے میں کامیاب ہوا تھا۔ حج سے واپس آئے ابھی آپؐ کو زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ آپؐ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں ایک لشکر کو شام پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔
اس لشکر کی تیاری جو حضورؐ کی بیماری سے قبل شروع ہو چکی تھی، آپؐ کی وفات سے دو روز قبل بروز ہفتہ مکمل ہوئی۔ آپؐ نے ماہِ صفر کے آخر میں رومیوں سے جنگ کا حکم دیا تھا اور اس موقع پر حضرت اسامہؓ کو بلایا اور فرمایا کہ اپنے والد کی شہادت گاہ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور انہیں یعنی دشمنوں کو روند ڈالو۔ مَیں نے تمہیں اس لشکر کا امیر مقرر کیا ہے۔ حضرت اسامہ آنحضور ﷺ کے ہاتھ سے بندھا ہوا جھنڈا لے کر روانہ ہوئے اور اسے حضرت بریدہ بن حصیبؓ کے سپرد کیا اور جرف مقام پر لشکر کو جمع کیا۔ جرف مدینہ سے تین میل شمال کی جانب ایک جگہ ہے۔ مہاجرین اور انصار کے معززین میں سے تقریباً تمام لوگ اس لشکر میں شامل تھے جن میں حضرت ابو بکرؓ،

حضرت عمرؓ، وغیر ھم شامل تھے۔ ان تمام جیّد صحابہؓ پر حضرت اسامہؓ کو امیر مقرر کیا گیا تھا۔ لوگوں نے اس پر باتیں شروع کر دیں کہ اتنے بڑے بڑے صحابہؓ پر ایک لڑکے کو امیر بنا دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں سے خطاب کیا۔ جس میں حضرت اسامہؓ اور اُن کے والد حضرت زیدؓ کے متعلق نہایت عمدہ باتیں فرمائیں۔

ایک جانب آپؐ کی بیماری بڑھ رہی تھی اور دوسری جانب آپؐ یہ اصرار فرمارہے تھے کہ اسامہ کا لشکر بہر حال روانہ ہو۔ اتوار کے روز اسامہؓ جرف مقام سے واپس آپؐ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ بات نہیں کرسکتے تھے مگر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے اور اسامہؓ کے سر پر رکھ دیتے گویا آپؐ اسامہؓ کے لیے دعا کر رہے تھے۔ سوموار کو آپؐ کی طبیعت ذرا سنبھل گئی تو آپؐ نے اسامہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے روانہ ہو جاؤ۔ اسامہؓ واپس لشکر میں آئے اور روانگی کا حکم دیا۔ عین اسی وقت حضرت اسامہؓ کو حضور ﷺ کے آخری لمحات کے متعلق پیغام ملا۔ آپؓ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وغیرہ صحابہ کو ساتھ لے کر واپس آئے اس وقت آپؐ پر نزع کی حالت تھی۔ کچھ ہی دیر بعد آنحضور ﷺ کا وصال ہو گیا۔

حضرت اسامہؓ کا لشکر حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کے بعد روانہ ہوا۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار تھی جس میں ایک ہزار گھڑ سوار تھے۔ یہ لشکر کامیابی کے ساتھ واپس آیا، دشمن یا مارا گیا یا قیدی بنا۔ مسلمانوں میں سے کسی کا کوئی نقصان نہ ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ غزوات کا سلسلہ ختم ہوا۔ آئندہ سیرت کے کچھ اور پہلو دیکھنے ہوں گے ان شاء اللہ دیکھوں گا۔

آخر میں حضورانور نے دو مرحومین مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم ایدھی حمیدی صاحب آف انڈونیشیا کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا نیز مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔